مرکب عطفی

- مرکبِ عطفی ایسا مرکب ہے جس میں دو مفرد اسماء کے درمیان حرفِ عطف آتا ہے۔حرف عطف سے پہلے آنے والے لفظ کو معطوف علیہ اور حرف عطف کے بعد آنے والے لفظ کو معطوف کہتے ہیں۔مرکب عطفی کی کل تعداد دس۔

1. واو(و)۔اس کے معنی اردو میں ''اور'' ہیں۔مثال جَاءَ زَيْدٌ وَ حَامِدٌ ترجمہ آئے زید اور حامد ۔اس حرف عطف میں ترتیب کا لحاظ نہیں ہوتا کہ معطعف علیہ پہلے آیا یا معطعوف۔
2. فاء(ف)۔اس کے معنی اردو میں ''پھر یا پس'' کے ہیں۔مثال جَاءَ زَيْدٌ فَحَامِدٌ ترجمہ آیا زید پھر حامد۔اس حرف عطف میں ترتیب بھی ملحوظ ہوتی ہے کہ اس جملے میں پہلے زید آیا پھر حامد آیا دوسری بات اس حرف عطف میں یہب ات بھی ملحوظ ہوتی ہے کہ معطوف علیہ اور معطوف میں وقت کی تاخیر نہیں ہوتی بلکہ دونوں فوراًہوتے ہیں۔
3. ثم۔اس کے اردو میں معنی بھی ''پھر'' کے ہیں۔مثال جَاءَ زَيْدٌ ثُمَّ حَامِدٌ ترجمہ آیا زید پھر حامد۔ اس حرف عطف میں ترتیب بھی ملحوظ ہوتی ہے کہ اس جملے میں پہلے زید آیا پھر حامد آیا دوسری بات اس حرف عطف میں یہ بات بھی ملحوظ ہوتی ہے کہ معطوف علیہ اور معطوف میں وقت کی تاخیر ہوتی ہے۔
4. حتّٰی۔اس کے اردو میں معنی ہوتے ہیں ''یہاں تک کہ''۔مثال جَاءَ زَيْدٌ حَتّٰى حَامِدٌ ترجمہ آیا زید یہاں تک کہ حامد۔ اس حرف عطف میں ترتیب بھی ملحوظ ہوتی ہے کہ اس جملے میں پہلے زید آیا پھر حامد آیا دوسری بات اس حرف عطف میں یہ بات بھی ملحوظ ہوتی ہے کہ معطوف علیہ اور معطوف میں وقت کی تاخیر نہیں ہوتی ہے لیکن اس کی تاخیر حرف عطف ثُمَّ سے کم ہوتی ہے۔مزید یہ کہ اس حرفِ عطف میں معطوف پر قوت اور تاکید مقصود ہوتی ہے۔
5. اَوْ۔اس کے معنی ہیں اردو میں ''یا''۔مثال جَاءَ زَيْدٌ اَوْ حَامِدٌ ترجمہ آیا زید یا حامد۔یہ حرف عطف معطوف علیہ یا معطوف میں سے کسی ایک کے لیے حکم ثابت کرنے کے لیے آتا ہے مگر وہ حکم کس کے لیے ہے یہ متعین نہیں ہوتا۔
6. اِمَّا۔اس کے معنی ہیں اردو میں ''یا''۔مثال جَاءَ اِمَّا زَيْدٌ وَ اِمَّا حَامِدٌ ترجمہ آیا یا تو زید، یا پھر حامد۔اِمَّا حرفِ عطف اس وقت ہوتا ہے جب یہ جملے میں دو مرتبہ آئے جیسے مثال میں مذکور ہے۔یہ حرف عطف معطوف علیہ یا معطوف میں سے کسی ایک کے لیے حکم ثابت کرنے کے لیے آتا ہے مگر وہ حکم کس کے لیے ہے یہ متعین نہیں ہوتا۔
7. اَمْ۔ اس کے معنی ہیں اردو میں ''یا''۔مثال اَجَاءَ زَيْدٌ اَمْ حَامِدٌ ترجمہ کیا آیا زید یا حامد؟حرفِ عطف اَم عام طور پر سوالیہ جملوں میں آتا ہے ۔ یہ حرف عطف معطوف علیہ یا معطوف میں سے کسی ایک کے لیے حکم ثابت کرنے کے لیے آتا ہے مگر وہ حکم کس کے لیے ہے یہ متعین نہیں ہوتا۔
8. لَا ۔اس کے معنی ہیں اردو میں ''نہیں''۔مثال جَاءَ زَيْدٌ لَا حَامِدٌ ترجمہ آیا زید نہیں حامد۔
9. بَلْ۔اس کے معنی ہیں اردو میں ''بلکہ''۔جَاءَ زَيْدٌ بَلْ حَامِدٌ ترجمہ آیا زید بلکہ حامد۔
10. لٰكِنْ۔اس کے معنی اردو میں ''لیکن'' ہیں۔ جَاءَ زَيْدٌ لٰكِنْ حَامِدٌ ترجمہ آیا زید لیکن حامد۔

آخری تین حرفِ عطف(لَا، بَلْ اور لٰكِنْ) یہ حرف عطف،معطوف علیہ کی نفی کر کے معطوف کے حکم کو ثابت کرنے کے لیے آتے ہیں۔

• یرملون کا قاعدہ:

یہ قاعدہ اصلاً تو تجوید کا ہے لیکن مرکبات کو صحیح طریقہ سے لکھنے اور پڑھنے کے لیے گرامر کے طلبہ کے لیے بھی اس کا علم ضروری ہے۔ پہلے آپ ان دو مرکبات پر غور کریں۔(i) اِبْرَاهِيْمُ وَاِسْمَاعِيْلُ (ابراہیم اور اسماعیل)(ii) شَاكِرٌ وَّعَادِلٌ (ایک شکر کرنے والا اور ایک عدل کرنے والا)۔ دیکھئے پہلے مرکب میں اِبْرَاهِيْمُ کی 'م' کو 'و' کے ساتھ مدغم نہیں کیا گیا لہذا دونوں لفظ الگ الگ پڑھے جا رہے ہیں۔ دوسرے مرکب میں شَاكِرٌ کی 'ر' کو 'و' کے ساتھ مدغم کر دیا گیا ہے، اسی لیے 'و' پر تشدید ہے اور دونوں لفظ ملا کر پڑھے جائیں گے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کیا قاعدہ ہے جس کے تحت کچھ الفاظ ماقبل سے ملا کر پڑھے جاتے ہیں اور کچھ الگ الگ۔ یاد کر لیجئے کہ جو الفاظ ر، ل، م، ن، و یا ی سے شروع ہوتے ہیں انہیں ماقبل سے ملا کر پڑھا جاتا ہے بشرطیکہ ماقبل نون ساکن یا نون تنوین ہو۔ ان حروفِ تہجّی کو یاد رکھنے کے لیے ان کی ترتیب بدل کر ایک لفظ "یرملون" بنا لیا گیا ہے اور مذکورہ بالا قاعدہ کو یرملون کا قاعدہ کہا جاتا ہے۔ یہ تجوید میں ادغام کا ایک قاعدہ ہے۔ مرکبِ عطفی کی مشق کرتے وقت اس قاعدہ کا بھی لحاظ رکھیں۔

• ہمزۃ الوصل کا قاعدہ:

ہمزۃ الوصل کے قاعدے کو سمجھنے کے لیے پہلے ان دو مرکبات پر غور کریں۔ صَادِقٌ وَّحَسَنٌ (ایک سچا اور ایک خوبصورت)، اَلصَّادِقُ وَالْحَسَنُ (سچا اور خوبصورت) پہلے مرکب میں وَ الگ پڑھا جا رہا ہے اور حَسَنٌ الگ لیکن دوسرے مرکب میں وَ کو آگے اَلْحَسَنُ سے ملا کر پڑھا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جس لفظ پر لامِ تعریف لگا ہو وہ اپنے سے پہلے لفظ سے ملا کر پڑھا جاتا ہے۔ اور اس صورت میں لامِ تعریف کا ہمزہ (جسے عام طور پر ہم الف کہتے ہیں) لکھنے میں تو موجود رہتا ہے لیکن تلفظ میں گر جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس پر سے زبر کی حرکت ہٹا دی جاتی ہے۔ چنانچہ وَاَلْحَسَنُ لکھنا اور پڑھنا غلط ہوگا بلکہ یہ وَالْحَسَنُ لکھا اور پڑھا جائے گا۔ اب یہ بھی یاد کر لیں کہ جو ہمزہ پہلے لفظ سے ملانے کی وجہ سے تلفظ میں گر جاتا ہے اسے "ہمزۃ الوصل" کہتے ہیں۔ چنانچہ لامِ تعریف کے ہمزہ کے علاوہ اِبْنٌ (بیٹا)، اِمْرَأَةٌ (عورت) اور اِسْمٌ (نام) کے ہمزے بھی ہمزۃ الوصل ہیں۔

• ساکن حرف کو آگے ملانے کا قاعدہ:

اسی سلسلے میں ایک اور اُصول سمجھنے کے لیے دو اور مرکبات پر غور کریں۔ صَادِقٌ اَوْ كَاذِبٌ (ایک سچا یا ایک جھوٹا)، اَلصَّادِقُ اَوِ الْكَاذِبُ (سچا یا جھوٹا)۔ پہلے مرکب میں اَوْ (یا) کو آگے ملانا ضروری نہیں تھا اس لیے وہ اپنی اصلی حالت پر ہے اور واؤ پر سکون برقرار ہے۔ لیکن دوسرے مرکب میں اسے آگے ملانا ضروری تھا، کیوں کہ اگلے لفظ اَلْكَاذِبُ پر لامِ تعریف لگا ہوا ہے، اس لیے اَوْ کے واؤ کی سکون کی جگہ زیر آ گئی۔ اس کا قاعدہ یہ ہے کہ ہمزۃ الوصل سے پہلے لفظ کا آخری حرف اگر ساکن ہو تو اسے عموماً زیر دے کر آگے ملاتے ہیں۔ لفظ مِنْ (سے) اس قاعدے سے مستثنٰی ہے۔ اس کے نون کو زبر دے کر آگے ملاتے ہیں، جیسے مِنَ الْمَسْجِدِ (مسجد سے)۔

مشق نمبر - 6

ذیل میں دیئے گئے الفاظ کے معانی یاد کریں اور ان کے نیچے دی ہوئی عبارت کا عربی سے اردو اور اردو سے عربی ترجمہ کریں:

قَبِيْحٌ	بدصورت	سَوّٰهُنَّ	ان کو ٹھیک بنایا
اِسْتَوٰى	متوجہ ہونا	اَلْمُنْشِئُوْنَ	پیدا کرنے والے
نُسُكٌ	قربانی	اَلْاَنْعَامِ	چوپائے

اردو میں ترجمہ کریں

1. اَلْحَسَنُ اَوِ الْقَبِيْحُ	2. جَاهِلٌ وَّ عَالِمٌ	3. اَلْجَاهِلُ اَوِ الْعَالِمُ
4. كِتَابٌ اَوْ دَرْسٌ	5. صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ (البقرۃ: 196)	6. ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى (آل عمران: 195)
7. مَاتَ النَّاسُ حَتّٰى الْاَنْبِيَاءُ	8. خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ (البقرۃ: 29)	9. اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ وَ اِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا (الکہف: 86)
10. اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوْرًا (الدھر: 3)	11. ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ (الواقعہ: 72)	12. اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ (الاعراف: 179)